شراب اور جوا

محمد صغیر حسن معصومی

(۱)

اسلام میں شراب (خمر) اور جوا (میسر) دونوں حرام ہیں اور دونوں کو ''ناپاک شیطانی عمل،، (رجس من عمل الشیطان) کہا گیا ہے۔ ان کی حرمت کے متعلق قرآن پاک میں چار آیتیں نازل ہوئیں۔ چونکہ عرب کے لوگ دونوں کے عادی تھے اور ان کی عادتیں طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں اس لئے ان کی حرمت کا حکم بتدریج نازل ہوا۔

تفسیر کبیر (جلد ۲ صفحہ ۳۲۷) میں امام فخر الدین رازی رقمطراز ہیں: کہتے ہیں کہ خمر (شراب) کے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ مکہ میں یہ آیت پاک نازل ہوئی: و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا و رزقا حسنا،، (النحل: ۶۷) کھجور اور انگور سے تم نشہ آور شراب اور اچھا رزق بناتے ہو،،۔ اس وقت تک مسلمان شراب پیتے تھے اور اس کی حلت عام تھی۔ حضرت عمر، حضرت معاذ اور کچھ دوسرے صحابہ رض نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خمر و شراب کے بارے میں کچھ حکم دیجئے کہ شراب ہماری عقل کو گم کردیتی ہے اور دولت سلب کرلیتی ہے، اس پر یہ آیت پاک نازل ہوئی: قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما (البقرہ: ۲۱۹) ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ شراب اور جوئے میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے ان میں کچھ فائدے ہیں، اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑھ کر ہے،،۔ اس آیت کے

نازل ہونے کے بعد کچھ لوگوں نے شراب و جوا ترک کردیا۔ مگر کچھ لوگ شراب پیتے رہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کچھ لوگوں کی دعوت کی، کھانے پینے میں شراب کا دور بھی چلا اور لوگ مست ہوگئے، بعض صحابہ اس حالت میں نماز پڑھنے لگے اور سورۃ کفرون کی قرآت میں لائے نفی کو حذف کرگئے اور پڑھا : ''قل یایہا الکفرون اعبد ما تعبدون،،۔ اس واقعہ کے بعد ہی یہ آیت نازل ہوئی : لا تقربوا الصلاۃ و انتم سکاری ،، (النساء : ۴۳) تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ،،۔ اس پر بہت کم لوگ شراب پینےلگے۔ اس اثناء میں ایک بار کچھ انصار مل بیٹھے ان میں حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے، مجلس میں شراب بھی تھی، چنانچہ نشہ میں فخر و مباہات پر اترآئے اور اشعار پڑھنے لگے۔ حضرت سعد نے ایک ایسا شعر پڑھ دیا جس میں انصار کی برائی کی گئی تھی۔ اس پر ایک انصاری نے ایک اونٹ کے نیچے کے جبڑے کو اٹھا کر حضرت سعد پر دے مارا جس سے وہ زخمی ہوگئے، انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جس پر حضرت عمر کہہ اٹھے ''اے میرے اللہ خمر کے بارے میں ہمیں بیان شافی سے نواز،،۔ جس پر یہ آیت پاک نازل ہوئی ''یایہاالذین آمنوا انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر و المیسر و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوۃ فہل‌انتم منتہون،، (مائدہ : ۹۱ - ۹۰)۔

اے ایمان والو! شراب ، جوا ، بت ، اور فال کے تیر ناپاک شیطانی کام ہیں، پس تم ان سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ دشمنی اور

بغض پیدا کرے اور تم کو نماز سے باز رکھے، تو کیا تم اس کے ارادے تک پہنچوگے (اور ان سے باز نہ رہوگے) ؟

قفال رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو امام رازی نے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اس ترتیب سے شراب کی حرمت بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالی کو علم تھا کہ لوگ شراب کے کس قدر شیدا اور گرویدہ ہیں ۔ چونکہ لوگ شراب سے طرح طرح کے فائدے حاصل کرتے تھے، اس لئے ایک بارگی ممانعت ہونے سے ان پر بڑا شاق گزرتا، غرض اللہ تعالی نے لوگوں کی آسانی کا لحاظ رکھا ہے اور آهستہ آهستہ اس کی حرمت نازل کی ۔

یہ کہنا بے سود ہے کہ خمر کی حرمت ثابت نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ''حرم،، یا اس کے مترادف الفاظ نہیں استعمال کئے ہیں جیسا کہ مردار، خون اور سور کے گوشت کو اللہ تعالی نے لفظ تحریم کےساتھ حرام قرار دیا اورکہا : إنما حرم علیکم المیتة والدم و لحم الخنزیر و ما اهل به لغیر الله، (البقرۃ : ۱۷۳) اللہ تعالیٰ نے مرے ہوئے جانور، خون، سور کے گوشت اور ان جانوروں کے گوشت کو حرام قرار دیا جن کو اللہ کےسوا دوسروں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

درحقیقت قرآن پاک نے جہاں کسی چیز کی حرمت کا حکم یکبارگی دیا ہے ''حرّم،، کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ چونکہ خمر سے لوگوں کو بتدریج روکا گیا اس وجہ سے 'حرّمت ' کا لفظ نہیں استعمال کیا گیا ۔ سورۂ مائدہ کی آیت میں ''انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ،، یعنی شراب، جوئے، بتوں کے استهان، فال کے تیروں کو پر زور الفاظ میں ،، ''رجس من‌عمل الشیطان،، کہا اور ساتھ ہی ''فاجتنبوہ،، کا حکم صادرکردیا کہ ان سے بالکل الگ رہو، صرف یہی نہیں آگے آنے والی آیت میں تاکید شدید کردی کہ ''انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر و المیسر و یصدکم عن ذکراللہ و عن الصلوۃ فهل انتم منتهون ؟،، (المائدہ ۹۱) شراب و جوئے

ہے شیطان تمھارے درمیان صرف عداوت و بغض پیدا کرنا چاھتا ہے اور نماز سے تم کو دور رکھتا ہے، تو کیا تم ان سے باز رھنے والے ھو؟،، مطلب یہ ہے کہ ضرور ان سے باز رھو۔

اللہ تعالی نے شراب کے لئے لفظ خمر استعمال کیا ہے۔ آئیے خمر کے معنی کی تحقیق کریں کہ خمر کس کو کہتے ھیں ۔ خمر کے معنی کی طرف خود اللہ تعالی نے اس آیت میں اشارہ کردیا ہے: ومن ثمرات النخیل و الاعناب تتخذون منه سکراً و رزقاً حسنا،، (النحل : ۶۷) کھجوروں اور انگوروں سے تم مست کرنے والی شراب اور رزق حسن (عمدہ غذا) بناتے ھو۔ عرب کے لوگ سکر لانے والی شراب کو ''خمر،، کہتے تھے۔ ایام جاھلیت کے اشعار میں بکثرت 'خمر، کا ذکر موجود ہے۔ یہ لفظ جس زبان کا بھی ھو، آرامی ھو یا عبرانی، قرآن پاک کے نزول کے وقت یہ لفظ مفرد 'خمر، اور جمع 'خمور، کی شکل میں مستعمل تھا اور عام طور پر لوگ اس کو سمجھتے تھے۔ حضرت عمر کے ذیل کے اقوال مشھور ھیں (کبیر ج ۲ ص ۳۲۷)۔

۱ ۔ ان عمر رضی اللہ عنه اخبر ان الخمر حرمت یوم حرمت وھی تتخذ من الحنطة و الشعیر کما انھا کانت تتخذ من العنب والتمر۔

حضرت عمر نے بیان کیا کہ شراب حرام قرار دی گئی اور جن دلوں حرام قرار دی گئی ان دنوں شراب گیہوں اور جو سے بنائی جاتی تھی ۔ اسی طرح یہ انگور اور کھجور سے بنائی جاتی تھی۔ غرض یہ دلیل ہے کہ ان سب قسموں کو خمر کہتے تھے ۔

۲ ۔ امام رازی کا بیان ہے : ان عمر رض الحق بھا کل ما خامر العقل من شراب ولا شک ان عمر کان عالما باللغة و روایته ان الخمر اسم لکل ما خامر العقل فغیرہ۔

حضرت عمر رض نے خمر کے ساتھ ھر اس شراب کو ملا دیا جو عقل

پردہ ڈال دے۔ بے شک حضرت عمر لغت کے عالم تھے اور ان کی روایت ہے
نہ خمر ہر اس چیز کا نام ہے جو عقل کو ڈھانپ دے اور اس کو بدل دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو ابو داؤد نے اپنی سنن میں محفوظ کیا ہے: عن الشعبی عن ابن عمر رض قال نزل تحریم الخمر یوم نزل وھی ن خمسة من العنب و التمر والحنطة و الشعیر و الذرة، شعبی ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے فرمایا خمر کی تحریم نازل ہوئی تو ان دنوں پانچ چیزوں سے شراب بنتی تھی:

انگور سے ، کھجور سے - گیہوں سے - جو سے - اور جوار یا مکئی سے -

ابو داؤد نے حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے :

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان من العسل خمرا وان من البر خمر او ان من الشعیر خمرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب انگور کی ہوتی ہے کھجور کی ہوتی ہے، شہد کی ہوتی ہے، گیہوں کی ہوتی ہے، اور جو کی ہوتی ہے -

غرض خمر کے وہ انواع جو عام طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پائے جاتے تھے ان کے متعلق اقوال بالا سے بالیقین خمر کے اقسام معلوم ہوگئے، خمر کے اور بھی اقسام ہوسکتے ہیں اور جو اقسام بھی خمر کے مصداق ہوں گے حرام ہیں جیسا کہ ذیل کی حدیثیں دال ہیں - (کبیر ج ۲ ص ۳۳۸) -

۱ - عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر و کل مسکر حرام - حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سکر لانے والی چیز خمر ہے اور ہر سکر لانے والی چیز حرام ہے -

۲ - عن عایشه رضی اللہ عنہا انہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال کل شراب اسکر فہو حرام -

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ شہد سے بنائی ہوئی شراب کیا حرام ہے ؟ آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو انسان کو مخمور کرے حرام ہے -

۳ - عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما أسکر کثیرہ فقلیلہ حرام حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ چیز جو سکر لائے کثیر ہو یا قلیل حرام ہے -

۴ - عن عایشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام و ماasکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام -

حضرت عایشہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے کہ ہر وہ چیز جو سکر لائے حرام ہے اور جس چیز کا فرق (ایک وزن جو ۱۶ رطل کے برابر ہے) سکر لائے تو اس کا چلو بھر (کم از کم) بھی حرام ہے - (تفسیر کبیر ۳۳۰ ج ۲) -

پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ہر نشہ آور شی کو خمر اور حرام فرمایا ہے مقدار کچھ بھی ہو، زیادہ یا کم، نیز آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے شراب اور اس کی قیمت دونوں کو حرام قرار دیا ہے -

''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر و کل مسکر حرام و ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام و قال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الخمر و ثمنہا،، -

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لعنت بھیجی ہے شراب پر، شراب پینے والے پر،

شراب پلانے والے پر، شراب بیچنے والے پر اور خرید نے والے پر، شراب نچوڑنے والے پر، نیز اس پر جس کے حکم سے نچوڑی گئی ہو، شراب لیجانے والے پر اور اس پر جس کے لئے لے جائی جائے، نیز شراب کی قیمت کھانے والے پر،، ۔

اسی طرح کی روایت حضرت انس بن مالک سے مروی ہے :

''ان ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا و ساقیھا و بائعھا و مبتا عھا و عاصرھا و معتصرھا و حاملھا والمحمولة الیہ و آکل ثمنھا، و عن انس بن مالک مثلہ ۔

حضرت طارق بن سوید روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شراب بنانے سے منع فرمایا جس پر طارق نے کہا کہ میں شراب دوا کی غرض سے بناتا ہوں، حضور نے فرمایا کہ شراب دوا نہیں یہ تو بیماری ہے ۔ شراب کی حرمت کے اعلان کے بعد مدینے کے بازاروں میں شراب پھینکدی گئی ۔ (بخاری شریف کتاب الاشربة)

شراب کی حرمت کے ساتھ ساتھ اس کی تجارت اور خرید و فروخت سنہ ۸ ھجری میں مکہ معظمہ کے قیام کے دوران حرام قرار دی گئی ۔ (صحیح بخاری الحدود، صحیح مسلم نسائی، ترمذی، ابواب الحدود)

امام اعظم رحمة اللہ علیہ کے نزدیک خمر انگور کے اس رس کو کہتے ہیں جس میں جوش اور تیزی ہو اور جس کی سطح سے جھاگ گرنے لگے اور شراب کو خمر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے، اسی سے '' خمار المرأة ،، عورت کی اوڑھنی،جس سے وہ اپنے چہرے کو چھپا لیتی ہے، مشتق ہے ۔ غرض خمر مصدر ہے جس سے اسم فاعل یا اسم مفعول مراد ہے اور مبالغہ کے مفہوم میں حالت مصدری میں بھی سمجھا جا سکتا ہے ۔ امام ابو یوسف اور امام محمد شیبانی جھاگ گرنے کو شرط نہیں قرار دیتے، صرف تیزی

ہونی چاہئے کہ تیزی سے اس کی حرمت ثابت ہے، امام صاحب کے نزدیک جوش مارنا تیزی کی ابتدا ہے اور اس کا کمال جھاگ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے، چونکہ شریعت کے احکام قطعی ہیں اس لئے خلاف ورزی کی صورت میں حد لازم ہوگی، حلال سمجھنے والے کو کافر کہنا اس کے بیچنے کو حرام کہنا ضروری ہے۔ بعض لوگوں نے صاحبین کے قول کو شراب کی حرمت کے بارے میں بھی احتیاط سمجھا ہے، احناف کے نزدیک خمر کا اطلاق دوسرے قسم کے مسکر اشربہ پر مجازاً ہے جو اہل لغت کے نزدیک مشہور و معروف ہے۔ البتہ بعض لوگوں نے ہر مسکر پر خمر کے اطلاق کو حقیقت سے تعبیر کیا ہے جس کی بنا بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی کی ضبط کردہ حدیث ''کل مسکر خمر'' پر ہے (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۲)

فقہاء حنفیہ چار قسم کی شراب کو حرام قرار دیتے ہیں۔

۱۔ خمر جو انگور کا غیر پختہ رس ہے، جس میں جوش، تیزی اور جھاگ اہل پڑے اس کا قلیل و کثیر حرام ہے اور نجس لعینہ ہے۔ اور نجاست غلیظ پیشاب کے مثل ہے۔ اس کی مالیت ساقط اور اس کو حلال سمجھنے والا مستحق کفر ہے، اس کا پینے والا اگر متوالا ہوجائے تو حد کا مستوجب ہے، اس سے علاج کرنا یا کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام ہے، البتہ اس کا سرکہ بنانا جایز ہے، مگر امام شافعی کے نزدیک یہ بھی جایز نہیں۔

۲۔ طلاء انگور کا وہ نچوڑا ہوا رس جس کو پکایا جائے اور جس سے دوتہائی سے کم خشک ہوجائے اور سکر لائے، اس قسم کی شراب کو اگرچہ بعض لوگوں نے طلا کا نام دیا ہے صحیح یہ ہے کہ اس کو باذق کہتے ہیں، اور یہ حرام ہے، طلاء انگور کے اس رس کو کہتے ہیں جو اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی خشک ہوجائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے، یہ درحقیقت شیرہ بن جاتا ہے جس کو حرام نہیں کہا جا سکتا، کبار صحابہ اس قسم کے شربت کو

پیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شربت کو طلاء العنبر سے تشبیہ دیا، ایک طلاء عرب کے لوگ خارشی اونٹوں کے لئے استعمال کرتے تھے جس سے مرض جاتا رہتا تھا، اسی بنا پر اس شربت کا نام طلاء رکھ دیا گیا، البتہ وہ طلا جو دو تہائی سے کم خشک ہو اور مسکر ہو وہ خمر ہی کی طرح نجس ہے۔

۳ ۔ سکر، تر کھجور (رطب) کا کچا رس جس میں تیزی ہو اور جھاگ ابل پڑے۔

۴ ۔ نقیع الزبیب ، یعنی کشمش کا کچا رس جس میں تیزی جوش اور جھاگ ابل پڑے۔

آخری تینوں قسموں باذق، سکر اور نقیع الزبیب جوش و تیزی کو حاصل ہوں تو حرام ھیں ورنہ سب کا اتفاق ھے کہ حرام نہیں، اور جھاگ لے آنے پر سب کا اتفاق ھے کہ حرام ھیں ۔ البتہ ان کی حرمت خمر کی حرمت سے کمتر درجہ کی ھے اور اس لئے ان کو حلال سمجھنے والے کو کافر نہ کہا جائے گا۔

فقہا نے چار قسم کے شربتوں کو جو خمر کے علاوہ بقیہ مشروبات مذکورہ بالا سے قدرے مشابہت رکھتے ھیں مباح قرار دیا ھے، البتہ یہ شرط لگائی ھے کہ ان مشروبات میں سکر نہ ھو نیز لہو و طرب کے لئے نہ استعمال کئے جائیں، بلکہ چاشنی، تبدیل ذائقہ، علاج اور اللہ تعالی کی عبادت کی خاطر طاقت حاصل کرنے کے لئے پئے جائیں، البتہ امام محمد شیبانی رح نے شہد اور انجیر سے بنائے ہوئے اشربہ کو حرام قرار دیا ھے، چاھے قلیل ھوں یا کثیر، اور فتوی انھیں کے قول پر ھے، کیونکہ لہو و لعب کے لئے ان کو پینا سب کے نزدیک حرام ھے ۔ یہ چار قسمیں حسب ذیل ھیں :

۱ ۔ تمر و زبیب سے پکایا ھوا نبیذ جس میں ایک آنچ لگی ھو اور اس میں تیزی آجائے اس کا پینا بلا لہو و طرب جائز ھے۔

۲۔ کھجور اور کشمش کا ملا ہوا رس جو تھوڑا بہت پکایا ہوا ہو اگر تیزی بھی آجائے تو بلا لہو و طرب پینا جائز ہے۔

۳۔ شہد۔ انجیر۔ گیہوں۔ جو اور جوار (مکئی) سے بنایا ہوا شربت چاہے پکاہوا ہو یا نہیں حلال ہے۔

۴۔ انگور کا وہ شیرہ جو اتنا پکایا گیا ہو کہ ایک تہائی باقی رہے، تیز بھی ہو تو طاعت و عبادت کے لئے طاقت پانے کی غرض سے پینا حلال ہے، مگر لہو و طرب کے لئے نہیں۔

غرض آیات قرآنی، احادیث و آثار نیز فقہاء کے اقوال سے ظاہر ہے کہ پھلوں کا تازہ رس اور نچوڑ جو اتنے عرصہ تک محفوظ نہ رکھا گیا ہو کہ اس میں جوش آجائے تیزی پائی جائے یہاں تک کہ جھاگ ابل پڑے، جائز و حلال ہے۔ کیونکہ ایسا رس مسکر یا بدمست کرنے والا نہیں ہے۔ اگر ایسے رس میں یہ صفات مذکورہ پائی جائیں تو شراب و خمر کہلائے گی اور اس کا پینا حرام ہے، کم ہو یا زیادہ، اور پینے والا بدمست ہوجائے تو اس پر حد جاری کی جائے گی، اگر ایسے رس کو غلیان اور جھاگ لانے سے پہلے اتنا پکایا جائے کہ صرف ایک تہائی باقی رہ جائے تو یہ بھی جایز ہے یا قدرے پکایا جائے اور مسکر نہ ہو تو بھی جایز ہے اور اس کو نبیذ کہتے ہیں خمر نہیں۔

آج جو شراب کی قسمیں رائج ہیں چاہے وہ دیسی ہوں یا ولایتی بیر ہو یا سانڈر، جن ہو یا شمپین یا اور کسی نام کی ہو چونکہ غلیان، تیزی اور جھاگ لانے نیز سکر لانے والی ہیں اس لئے یہ سارے اقسام خمر کا حکم رکھتے ہیں اور بلا شک و شبہ حرام اور ممنوع ہیں، ہر قسم کی ''تاڑی،، جو کھجور، تاڑ یا کسی اور درخت کے رس سے بنتی ہے چونکہ غلیان، تیزی اور سکر کو حاصل ہوتی ہے اور جھاگ بھی لاتی ہے اس لئے یہ بھی ممنوع ہے اور خمر کے حکم میں ہے۔

اسی طرح بھنگ، حشیش اور افیون کھانا بھی حرام ہے، کیونکہ ان کے کھانے سے عقل میں فتور پیدا ہوتا ہے، اور ان کا کھانے والا احکام الہی بجالانے کے قابل نہیں رہتا - (درالمختار ج ۲ کتاب الاشربہ ۳۳۸ - ۳۳۹) -

امام ابو داؤد کی روایت ہے: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سکر لانے والے اور افتراء و بہتان کے موجب مشروبات سے منع فرمایا" (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۳) -

آج کل مستشرقین جن کی ساری قوت مسلمانوں کی عیب جوئی، افترا پردازی نیز تعلیمات اسلامیہ کی تنقیص اور اہل اسلام کی بداعتقادیوں، بداعمالیوں اور سیہ کاریوں کو شمار کرنے اور شہرت دینے میں صرف ہوتی ہے اپنے اغراض و مقاصد کے لئے عام قومی ترانوں گیتوں اور قصہ کہانی کی کتابوں کی بے سروپا باتوں کی بنا پر دنیائے اسلام کے طلباء کو یہ کہہ کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان سلاطین بلکہ عباسی خلفاء نیز عہد اسلامی کے امراء شراب کے دلدادہ تھے اور عیش و طرب میں رات دن مشغول رہتے تھے - ان کا ماخذ قابل اعتبار اور قابل استناد کتابوں کی جگہ "الف لیلۃ و لیلۃ" اور دوسرے افسانے ہیں جن میں خیالی اور افسانوی واقعات نیز خیالی تہذیب و ثقافت کا مرقع کھینچا ہے، ایسی ادبی کتابوں کی اگر کچھ قیمت ہے تو محاورات و لغات، بلاغت و فصاحت، حسن بیان، طرز نگارش کے لئے ہے، ان سے تاریخی استشہاد بالکل غلط ہے - اور ان کتابوں کی روشنی میں مسلمانوں کے عادات و اطوار کا یقینی تصور کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا - فاتحین اسلام اور قابل تقلید خلفاء کے تاریخی واقعات شاہد ہیں کہ فرزندان اسلام حلال و حرام میں کس قدر محتاط تھے - (لفظ خمر انسائکلو پیڈیا آف اسلام)

خمر پینے والا سزا کا مستحق ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شراب پینے والوں کو

ھاتھوں، جوتوں اور ڈنڈوں سے مارتے تھے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں آرزو کرتے تھے کہ کاش ہم ایسے لوگوں کے لئے حد مقرر کرتے! چنانچہ بالآخر حضرت ابو بکر نے چالیس درے لگانے کی حد مقرر کی، حضرت عمر رض کے زمانے میں یہی رواج قائم رہا، بارے مہاجرین اولین میں سے ایک شخص شراب پینے کے جرم میں پکڑا گیا اور اس کو درے کی سزا دی گئی، مہاجر نے عرض کیا میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے تم کیوں مجھے درے مارتے ہو۔ حضرت عمر نے پوچھا کتاب اللہ میں کہاں ہے کہ میں درے نہ لگاؤں۔ عرض کیا اللہ تعالی اپنی کتاب میں فرماتا ہے ''لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصلحات جناح فیما طعمو الخ،، ان لوگوں پر جو ایمان لاچکے اور نیک عمل کیا کوئی گنا نہیں ان چیزوں کے بارے میں جن کو کھا چکے الخ۔ میں ایمان لانے او نیک عمل کرنے والوں میں سے ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور نیک عمل کرو، میر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر احد خندق اور سارے غزوات و اہ مواقع پر حاضر رہا۔ حضرت عمر رض نے دوسرے صحابہ رض سے فرمایا کیا تم انھ جواب نہیں دیتے؟ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا یہ آیتیں تو گزر جانے وال کے متعلق عذر کے طور پر نازل ہوئیں جو لوگ باقی ہیں ان کے لئے عذر با نہ رہا، ان کے خلاف تو حجت اور دلیل قائم ہے، گذرنے والوں کے لئے اس لئے ہے کہ خمر کی تحریم سے پیشتر وہ اللہ تعالی سے جاملے، اور باقی ر والوں کے خلاف حجت ہے اس لئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: انما الخمر الخ ش اورجوا اور بتوں کے چڑھاوے اور نذر تو ناپاکی ہیں تو جو لوگ ایمان لا اور نیک اعمال کئے پھر اللہ سے ڈرتے رہے اور اچھا کام کیا تو بیشک اللہ نے خمر پینے سے منع کیا ہے؟ حضرت عمر رض نے پوچھا تو تم سبھوں کی رائے ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا ہماری رائے ہے کہ جب شخص شراب پیتا ہے تو بدمست ہوتا ہے۔ اور جب بدمست ہوتا۔

یہ گوئی کرتا ہے اور جب یاوہ گوئی کرتا ہے تو افتراپردازی اور جھوٹی تہمت لگاتا
ہ اور جھوٹی تہمت لگانے والوں کو اسی (۸۰) درے مارنے کا حکم ہے، چنانچہ
ضرت عمر نے اسی (۸۰) دروں کے مارنے کا حکم دیا (رواہ ابو الشیخ و ابن
ردویہ و الحاکم و صححہ تفسیر ثنائی ۸۳ المائدہ) (حضرت معاویہ رض سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ تک کوڑے کی سزا دو
لر چوتھی بار شراب پیئے تو اس کو قتل کردو۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۶۰
جامع ترمذی ص ۱۸۶)۔

(۲)

'میسر' مثل موعد و مرجع مصدر میں ہے فعل 'یسر' سے مشتق ہے،
مار اس کا معنے ہے، 'یسر یسیر' جوا کھیلنے کے معنے میں مشہور ہے، البتہ
بعض لوگوں نے 'یسر' سے مشتق سمجھا ہے جس کا مفہوم ہے آسانی سے اور
سہولت کے ساتھ مال لینا اور جوا میں جیتنے والا دوسروں کا مال بڑی سہولت
اور آسانی سے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ اگر یسار سے مشتق سمجھیں تو معنی سبب
یسار یعنی دولت و حصہ کا سبب ہے۔ یسر کا مفہوم حسب بیان ابن قتیبہ تقسیم
کرنا اور اجزاء یا حصے بنانا ہے۔ یاسر اس حصہ کو کہتے ہیں جو تیر نکالنے
میں حاصل ہوتا ہے اور یہ حصہ دار واجب سمجھا جاتا ہے، عربوں میں زمانہ
جاھلیت میں یہ عام رواج تھا کہ مالدار خانہ کعبہ میں آکر اپنی سخاوت
و داد و دھش کا مظاھرہ کرتے تھے، اس کا طریقہ انھوں نے یہ ایجاد کیا تھا
کہ دس تیر ایک خریطہ میں رکھتے تھے، ان میں سے سات تیروں پر ایک دو
تین سات حصوں تک عدد لکھے ہوتے تھے اور یہ اعداد ان تیروں کے خاص
حصے سمجھے جاتے تھے، صرف تین تیر وغد، سفیح، اور منیح نام کے ایسے تھے
جن پر کوئی عدد کندہ نہ تھا۔ سات تیر جن کے حصے مقرر تھے ان کے نام
یہ ھیں: فذ۔ توأم۔ رقیب۔ حلس۔ نافس۔ مسبل اور معلی، ان کے سارے حصے
اٹھائیس ہوتے ھیں، ان دسوں تیروں کو ایک تھیلے میں ڈال کر کسی عادل

و سنجیدہ شخص کے حوالے کرتے اور کچھ دیر حرکت دینے کے بعد ان سے حصہ داروں کے نام سے تیر نکلواتے، جس عدد کا نمبر جس شخص کے نام سے نکلتا ذبح کئے ہوئے جانور کے دس یا اٹھائیس حصوں میں سے تیر کے حصوں کے مطابق دیتے جاتے تھے، جن کے نام حصہ والے تیر نکلتے ان کو کچھ نہ ملتا اور ان کے حصے اور ادا کی ہوئی قیمت دوسروں کو مل جاتی، اس طرح حاصل کئے حصوں کو یہ لوگ خود نہیں کھاتے تھے بلکہ محتاجوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ جو مالدار اس طرح قسمت آزمائی میں حصہ نہ لیتے ان کو برم (تھکا ہوا) کہتے تھے، نہ صرف ان کی تضحیک کی جاتی بلکہ ان کی مذمت بھی کرتے تھے۔

اس امر میں اختلاف ہے کہ میسر صرف اسی خاص قمار کو کہتے تھے جس کا ذکر گذرا یا سارے انواع قمار کو کہتے تھے، روایات و آثار سے ظاہر ہے کہ ہر طرح کے جوئے کو میسر کہا جائے گا، عام ازیں کہ وہ قرعہ اندازی کی شکل میں ہو یا مسابقت میں شرط کے ساتھ، رقم مقرر کریں یا کسی کھیل میں رقم لگائی جائے، یہاں تک کہ آج کل کے مروجہ قمار کے اقسام فلش۔ لاٹری۔ انعامی معمے وغیرہ جن کے انعامات قرعہ اندازی کے بعد تقسیم کئے جاتے ہیں یہ سب جوئے اور میسر کے مفہوم میں داخل ہیں ، کیونکہ ان کا مال یہ ہے کہ بہت سے مالك اپنے اپنے حصوں سے محروم رہ جاتے ہیں یا خوف ہے کہ آخر میں اگر سب کو ان کی اصل رقم ادا کردی جائے تو بہتوں کو ان کی اصل رقم نہ مل سکے، کیونکہ ان کی رقمیں انعام یافتگان کو مل جاتی ہیں، پھر قرعہ اندازی خود مختلف فیہ ہے، اور یہ اسی وقت شک و شبہ سے بالا ہے جب کہ قرعہ اندازی سے کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو۔

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم و ھاتین الکعبتین فانھما م میسر العجم ۔ نبی صلعم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں پانسو (نرد و چوسر کے پانسے) سے بچو کیونکہ یہ دونوں اہل عجم کا جوا ہے۔

ابن سیرین، مجاہد اور عطا سے روایت ہے کہ ہر وہ چیز جس میں خطرہ ہو جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا اخروٹ سے کھیلنا بھی قمار ہے۔

(عن ابن سیرین و مجاہد و عطاء کل شئی فیہ خطر فھو من المیسر حتی لعب الصبیان بالجوز تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۳۱)

شطرنج کے متعلق حضرت علیؓ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا نرد و شطرنج میسر ہے (روی عن علیؓ انہ قال النرد والشطرنج من المیسر)۔

علماء احناف نے نرد و شطرنج کھیلنے کو مکروہ تحریمی کہا ہے، امام شافعی اور امام ابو یوسف نے اس شرط کے ساتھ مباح کہا ہے کہ قمار ساتھ نہ ہو، مداومت نہ کرے اور نہ واجب کے ادا کرنے میں خلل انداز ہو، ورنہ سب کے اتفاق رائے سے حرام ہے اور یہ اجماع سے ثابت ہے۔ رد المحتار حاشیہ در المختار میں ہے: قولہ الشطرنج معرب شد رنج و انما کرہ لان من اشتغل بہ ذھب عناوۂ الدنیوی و جاء عناؤہ الاخروی فھو حرام وکبیرۃ عند نا وفی اباحتہ اعانۃ الشیطان علی الاسلام و المسلمین کما فی الکافی: شطرنج شدرنج (یعنی رنج کھینچنا) کی تعریب ہے یہ مکروہ صرف اس لئے ہے کہ جو اس میں مشغول ہوتا ہے اس کی دنیاوی تکلیف جاتی رہتی ہے اور اخروی تکلیف آجاتی ہے، پس یہ حرام ہے اور ہمارے (یعنی حنفیہ) کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے اس کو مباح سمجھنے میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شیطان کی مدد کرنا ہے۔

علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ لہو و لعب اگر احکام شرع سے غافل بنادے و فسق و فجور ہے، آج جب کہ مغربی ثقافت مغربی طرز زندگی کا دور ہے اور سلمان احکام شرع سے تغافل و سستی برتنے لگے ہیں اور سارے اسلامی اعمال کو محض غیر ضروری بلکہ دقیانوسی رسم و رواج سمجھنے لگے ہیں تو ہمارے دین و ایمان کا اللہ ہی محافظ ہے اور اللہ ہی سے ہم توفیق چاہتے ہیں۔

و ذر الذین اتخذوا دینھم لعبا و لھوا و غرتھم الحیوۃ الدنیا (انعام : ۷۰) اور ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے جنھوں نے کھیل اور تماشے کو اپنا دین بنا رکھا ہے اور جن کو دنیاوی زندگی نے فریب دے رکھا ہے۔

ولا تکن من الغافلین (اعراف : ۲۰۵) اور غافلوں میں سے نہ ہوجئے۔

* * * *

اللہ بزرگ و برتر نے خمر و میسر کے اثم کو ان کے نفع سے اکبر بتایا ہے اور یہ اعلان کردیا کہ ان سے بہت کم نفع حاصل ہوتا ہے، چنانچہ خمر کے مفاسد میں سے ہے کہ عقل کو جو انسان کی اشرف ترین صفت ہے زائل کردیتی ہے اور جب عقل زائل ہوجائے تو پھر چھوٹی ہو یا بڑی کسی قباحت سے آدمی بچ نہیں سکتا عقل کے معنے ہیں کہ وہ اپنے مالک کو قباحتوں اور برائیوں سے روکے۔ حضرت عباس بن المرداس سے جاھلیت کے زمانے میں کہا گیا : الا تشرب الخمر فانھا تزید فی حرارتك ؟ کیا تم شراب نہیں پیتے یہ تمہاری حرارت میں تیزی پیدا کرے گی ؟ تو جواب دیا : ما انا آخذ جھلی بیدی فا دخله جوفی ولاارضی ان اصبح سید قوم و امسی سفیھھم، میں ہرگز اپنی جہالت کو اپنے ھاتھ میں لےکر اپنے پیٹ میں داخل نہیں کروں گا اور نہ مجھے پسند ہے کہ میں قوم کا سردار ہوکر سب سے جاھل اور بے عقل بن جاؤں، غرض عقل کے ازالہ کےساتھ ساتھ شراب اللہ کے ذکر سے، نماز سے اور دوسری عبادات سے باز رکھتی ہے - پھر اکثر و بیشتر پینے والوں اور لوگوں کےدرمیان بغض و عداوت کو جنم دیتی ہے ، شراب کے عادی اکثر قتل و بیحیائی کا ارتکاب کرتے ھیں۔ اس کی لت ایسی بری ہے کہ جان لئے بغیر نہیں چھوڑتی، اکثر امراض پیدا کرتی ہےاور ھلاکت کا باعث ھوتی ہے، اطباء کے یہاں اس کے نقصانات مشہور و معروف ھیں اور جب شراب عقل کو زائل کردیتی ہے تو کوئی شک و شبہ

نهیں کہ یہ ام الخبائث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے: اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث، شراب سے بچوکہ یہ ساری خرابیوں کی جڑ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی انھوں نے اشراب پی ہو۔

میسر اور جوئے کی خرابیاں بھی بےشمار ہیں، ناحق لوگوں کا مال قمار باز کھاتا ہے۔ جوا جواریوں کو چوری، قتل نفس، اہل و عیال کی بربادی اور طرح طرح کی برائیوں کے ارتکاب کرنے پر ابھارتا ہے۔ جوئے سے آپس میں عداوت اور دشمنی بڑھتی ہے، اور طرح طرح کےمفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ بعض علماء نے خمر کی حرمت کی وجہ قمار کو بتایا ہے، کیونکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ قمار باز اپنے ساتھیوں کو شراب پلا کر جوئے پر ابھار تا ہے، اور ان کا مال جیت لیتا ہے۔ جاھلیت کے زمانے میں تو لوگ اپنے اہل و عیال تک کو ہار جاتے تھے۔ اس طرح یہ بری لت نہ صرف افراد کو ھلاک کرتی تھی بلکہ خاندان کے خاندان کو تباہ کردیتی تھی، اور اب بھی موجودہ معاشرہ جو تہذیب و ثقافت کا علمبردار کہلاتا ہے شراب و قمار کی وجہ سے بد اخلاقی، بے حیائی اور ہر طرح کی دناءت و خباثت کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ مرض اس قدر مزمن ہو چکا ہے کہ آج شرفاء کے گھرانے بے حیائی کو بے حیائی نہیں سمجھتے اور نہ خباثت کو خباثت کہتے ہیں۔ اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ آج زندگی کی قدریں بدل گئی ہیں عدل و انصاف کے مفہوم بدل گئے ہیں، صدق و کذب کے معنی بدل گئے ہیں، خیر و شر کے تصورات میں تغیر پیدا ہوگیا ہے، موجودہ جہانبانی کے طریقے، قوانین جدیدہ کے مراکز، اور عدالت گاھیں شہادت میں پیش کئے جاتے ہیں کیونکہ تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ اس عہد میں ایمانداری، اخلاص اور امانت و صداقت سے انسان نقصان میں رہتا ہے اور سزا پاتا ہے، اور قصوروار اور مجرم انصاف و عدل کے نام پر بری کردئے جاتے ہیں۔

زندگی کی قدریں درحقیقت بدلتی نہیں ہیں یہ تو عقل و فہم کا پھیر ہے۔
اور ہم سراب کو حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں: اللہ تعالی کا فرمان ہے: (یونس: ٢٣)
یا یھاالناس انما بغیکم علی انفسکم متاع الحیوۃ الدنیا ثم الینا مرجعکم
فننبئکم بما کنتم تعملون اے لوگو تمہاری سرکشی صرف تمہاری ہی جانوں
کے خلاف ہے، دنیاوی زندگانی کا فائدہ اٹھالو پھر تو ہماری ہی طرف تمہیں
لوٹ کر آنا ہے، تو ہم تمہیں بتا دیں گے کہ تم کیا عمل کرتے تھے۔

٭٭٭٭